خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ یکم- مئی 1999ء - 14 محرم الحرام 1420 ہجری- یکم- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر95

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کی نصیحت

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر کے بعد بڑا پر اثر وعظ فرمایا جس کے سننے سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل کانپ اٹھے- اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یہ تو بچھڑنے والے کا وعظ لگتا ہے اس لئے اے اللہ کے رسولؐ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیے- حضورؐ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور سننے اور اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اگرچہ ایک حبشی غلام تمہارے اوپر مقرر کر دیا جائے-

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسنة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی عموماً" دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں- لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آ جاتا ہے اور اِن سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں اور وہی پہلا طرز عمل اختیار کرتے ہیں- اس سے بچنا چاہئے- جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بری باتوں کے اجزاء کا علم ہو- کیونکہ طلب شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اول ضروری ہے- جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو' اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں؟ قرآن شریف نے بار بار تفصیل دی ہے پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو- اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ- اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو- یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہو گا- جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے- اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی- جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے- یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 655-656)

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

(درثمین)

متقی کی زبان اور دل صداقت کا مصدق ہوتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایمان بالغیب کے یہ معنے بھی ہیں کہ جب انسان غیب کی حالت میں ہو یعنی لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو- یعنی اس کا ایمان صرف قومی نہ ہو کہ جب اس کے ہم مذہب لوگ اس کے سامنے ہوں تب تو وہ ان عقائد کو تسلیم کرے جو اس کے مذہب نے اس کے سامنے پیش کئے ہیں- لیکن جب وہ اپنے لوگوں سے جدا ہو تو اس کا ایمان کمزور ہو جائے- غیب کے یہ معنے قرآن کریم میں بھی استعمال ہوئے ہیں مثلاً فرمایا ہے وہ مومن جو علیحدگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں- (انبیاء ع 4) اسی طرح فرماتا ہے یعنی ہم نے جنگ کے سامان اس لئے پیدا کئے ہیں تا کہ ظاہر ہو جائے کہ کون خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا دل سے مددگار تھا اور صرف ظاہری دعویٰ نہیں کر رہا تھا- (حدید- ع 3) حضرت یوسفؑ کی نسبت آتا ہے جس کے یہی معنی ہیں کہ میں نے پس پشت نظروں سے اوجھل اپنے آقا کی خیانت نہیں کی- (یوسف ع 7)

ان معنوں کی رو سے ان لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ جو تقریریں سنتے ہیں یا وعظ کی مجالس میں بیٹھتے ہیں تو انہیں خوب جوش آ جاتا ہے- لیکن جب وہ علیحدگی میں جاتے ہیں تو ان کا ایمان کمزور پڑ جاتا ہے- ایسے لوگ درحقیقت معمولی مذہب رکھتے ہیں اور ان کی حالت بھیڑ چال کی ہوتی ہے- وہ دوسروں کی آراء کی رو میں بہ جاتے ہیں ان کا اپنا مذہب کچھ نہیں ہوتا- اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو متنبہ کرتا ہے کہ ایسا ایمان بے حقیقت ہے ایمان وہی ہے کہ جو ذاتی ہو اور صرف دوسروں کے جوش کو دیکھ کر بھڑک نہ اٹھتا ہو- اور جو شخص ذاتی ایمان رکھتا اور اپنی قوم اور جماعت اور پر جوش واعظوں کی صحبت سے الگ ہو کر اس کے دل کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے یا مٹ جاتا ہے وہ متقی نہیں کہلا سکتا- کیونکہ اس کا ایمان اپنا ایمان نہیں بلکہ عارضی طور پر وہ دوسرے لوگوں سے مانگا ہوا ایمان ہے ایسے لوگوں کی نسبت قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا ہے (بقرہ 3) یعنی بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب مومنوں کی مجالس میں آتے ہیں تو ان کی باتوں کو سن کر اور ان کے یقین اور ایمان کو دیکھ کر متاثر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی ان باتوں پر ایمان لاتے ہیں لیکن جب ان سے الگ ہوتے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی مجلس میں جاتے ہیں تو پھر ان کی سی کہنے لگتے ہیں- اور ان کے خیالات سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی ہم عقیدہ ہیں اور جو مومنوں کی ہاں میں ہاں ہم نے ملائی تھی یہ صرف ایک مذاق تھا- (بقرہ- 2) ایسے لوگوں کا ایمان درحقیقت کوئی ایمان نہیں بلکہ یہ لوگ بے اصولے ہوتے ہیں- پس یومنون بالغیب سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ متقی وہ ہوتا ہے جس کی زبان ہی ایمان کا دعویٰ نہیں کرتی بلکہ اس کا دل بھی صداقت کا مصدق ہوتا ہے اور وہ جب مومنوں کی صحبت سے دور ہوتا ہے مثلاً غیر ملکوں اور غیر مذاہب کے پیرووں میں چلا جاتا ہے جہاں اس کے ہم مذہب نہیں ملتے تو بھی اس کا ایمان ڈگمگاتا نہیں یا کمزور نہیں ہوتا کیونکہ وہ دوسروں کی نقل کرنے والا نہیں تھا بلکہ یقین اور وثوق سے ایمان پر قائم تھا-

اس مضمون سے ان مسلمان طلباء کو جو تعلیم کی خاطر کالجوں میں داخل ہوتے ہیں یا دوسرے ممالک میں جاتے ہیں سبق حاصل کرنا چاہئے اور اپنے ایمان کا مطالعہ کرنا چاہئے کہ اگر وہ مومنوں کے ماحول سے جدا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کو سمجھ کر نہیں مانا تھا اور ان کا ایمان ذاتی نہ تھا بلکہ صرف اپنے ماحول کی ایک صدائے بازگشت تھا-

(تفسیر کبیر اول 103)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر نمبر 57

مرکز احمدیت کے متعلق روح پرور تاثرات

حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب نجیب آبادی بیعت کے بعد 6 فروری 1907ء کو پہلی بار قادیان دارالامان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود کی زیارت اور دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ امام وقت کی تخت گاہ میں قیام کے دوران آپ کو سلسلہ احمدیہ کی متعدد اہم شخصیات سے بھی ملاقات کا سنہری موقع میسر آیا جس سے ان کو بے مثال روحانی مسرت ہوئی۔ آپ کے روح پرور تاثرات آپ ہی کے قلم سے ہدیہ قارئین ہیں۔

"میں اپنے قلب میں ایک جوش دیکھتا ہوں کہ یہاں کے ان بزرگوں کے نام جن سے مجھ کو اس وقت تک نیاز حاصل ہو سکا ہے ظاہر کروں۔

حضرت حکیم الامت اور ان کے اوصاف حمیدہ کی شہرت تو ہندوستان کیا سارے جہاں میں ہے مگر میں اپنے آپ کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھ سے اس محبت کے ساتھ ملے اور میری روح نے ان کی زیارت سے وہ ذوق حاصل کیا کہ اس سے پہلی کی کوئی مثال مجھ کو نہیں ملتی۔ حضرت فاضل امروہی کی محبت اور خلق کا میرے قلب پر گہرا اثر ہے....

مولوی سید سرور شاہ صاحب کو رسالہ....... کے ذریعہ سے کافی شہرت حاصل ہے اور ان کی قابلیتیں جس قدر نفع پہنچا رہی ہیں وہ میری معرفی کی محتاج نہیں۔ ان کا اخلاق ان کی تواضع ان کی محبت ان کے نصائح (جو انہوں نے زبانی فرمائے) مجھ کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رہیں گے۔ مفتی محمد صادق صاحب سے میں اس وقت سے واقف ہوں جبکہ پہلی مرتبہ میں نے کتاب سیرۃ مسیح دیکھی تھی۔ .. مخدوم الملت جیسے رفیع الشان انسان کے پُرجوش الفاظ کو اس قیمتی وجود کی تعریف میں پڑھا تھا۔ مجھ کو اس وقت تک جس قدر عینک لگانے والے جنٹلمینوں کے دیکھنے کا موقع ملا ہے ان سب میں مفتی صاحب ہی کے چہرہ پر عینک زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی صاحب کے متعلق مجھ کو بہت کچھ لکھنے کا موقع ملتا اگر یہ دونوں صاحب الحکم اور بدر کے ایڈیٹر نہ ہوتے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خندہ پیشانی باحیا نگاہوں اور اثر میں ڈوبی ہوئی پر حکمت و بامعنے تقریر کی ستائش اس وجہ سے ایک تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ امام کے بڑے صاحبزادے اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہیں۔

سید مہدی حسین صاحب سے مجھ کو باتیں کرنے کا موقعہ نہیں ملا مگر برادرم مکرم حضرت اکبر نجیب آبادی کو میں نے خاص طور سے ان کا مداح پایا الحکم کی مشین کے قیمتی پرزے برکت علی خان صاحب اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب و مرزا غلام اللہ صاحب۔ حکیم فضل دین صاحب۔ ماسٹر عبدالرحمان صاحب، حضرت اکمل آف گولیکی مفتی فضل الرحمان صاحب وغیرہ حضرات اور حکیم الامت کے درباریوں میں سے ہر ایک جدا جدا توصیف و تعریف کا مستحق ہے۔"

(اخبار بدر قادیان دارالامان 28 فروری 1907ء ص 2)

ذاتی خرچ اور خدائی نصرت

سلسلہ احمدیہ کے مستجاب الدعوات اور ملہم بزرگ حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی اے سابق مہر سنگھ نے 30- جولائی 1937ء کو محلہ دارالرحمت قادیان کے بیت الذکر میں جلسہ انصار اللہ سے خطاب فرمایا اور سیدنا حضرت مسیح موعود سے متعلق حسب ذیل روایت بھی بیان فرمائی کہ۔

ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ "میرا ذاتی خرچ بالکل تھوڑا ہے۔

میں ایک پیسہ روزانہ میں بھی گذارہ کر سکتا ہوں زیادہ فکر مہمانوں کی ہوتی ہے سو ان کے لئے اللہ تعالیٰ خود بھیج دیتا ہے"۔

(الحکم 7- اگست 1938ء صفحہ 4)

طاعون سے نجات کا اعجازی نشان

حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب نے اپنی تقریر کے دوران ایک عظیم اعجازی نشان پر بھی روشنی ڈالی جس کی تفصیل آپ ہی کے الفاظ میں ہدیہ قارئین ہے۔

"طاعون کے ایام میں ایک روز حکیم فضل الدین صاحب کو بخار ہو گیا۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو اطلاع دی کہ مولوی فضل الدین صاحب بہت گھبرا رہے ہیں اور کہتے ہیں مجھے طاعون ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا "ہمارے گھر میں تو اب بالکل جگہ نہیں ہے....... آپ ان کو کہیں کہ بیت مبارک بھی ہمارے دار میں ہی شامل ہے اس میں آکر ڈیرہ لگالیں"۔ میں اسی وقت حکیم صاحب کے پاس گیا اور ان کا بستر وغیرہ اٹھا کر خود لے آیا وہ بیت میں آکر لیٹ رہے قریباً عشاء کے وقت ان کو نیند آگئی اور وہ سو گئے۔ صبح کو بخار کا نام و نشان نہ رہا اور حکیم صاحب تندرست ہو گئے

یہ حضور کے احیاء موتٰی کی ایک........ مثال ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی"۔

(الحکم 7- اگست 1938ء)

نذرِ شہید

چرا کر چند موتی- اپنے دامن میں مَیں بھر لائی
وہ بارش یاد آتی ہے ان آنکھوں نے جو برسائی

آسماں پر شور تھا- کوئی مکرّم ہو گیا
جب محرّم سے بھی کچھ پہلے محرّم ہو گیا
خون بکھرائے زمیں پر چین سے سوتا رہا
چاندنی روتی رہی اور چاند بھی روتا رہا
بھا گئی حق عاشقوں کو تیرے مرنے کی ادا
چاند کرنیں تجھ کو بانہوں میں جھلائیں گی سدا
پھول خواہش کے لئے یوں گھر سے نکلا ایکدن
پھر نہ آنے کے لئے کیوں گھر سے نکلا ایکدن؟؟
آنکھ یوں موندی کہ ساری عمر جیسے کٹ گئی
پھول برسے اس قدر پھولوں سے جھولی اٹ گئی
ہم نے تیرے کان بن کر آج سن لی ہے وہ بات
اب اجالے ہیں تری رہ میں نہیں ہے کوئی رات
تجھ کو عظمت کی مبارکباد- ہرچہ بادا باد
تو سدا زندہ رہا- زندہ رہے گا- زندہ باد

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکراللہ صاحب

نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے

شریعت کا خلاصہ - قیام صلوٰۃ

جو ظلمتِ گناہ کو آنے نہ دے قریب
وہ نورِ حق وہ شمعِ ہدایت نماز ہے

قرآن مجید میں تخلیق انسانی کا مقصد یہ بیان ہوا ہے کہ وہ عبادت کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ (الذاریات 57) میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ پس انسانی پیدائش کی اس غرض وغایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بنی نوع انسان کو سب سے پہلا حکم بھی عبادت کے متعلق ہی دیا ہے فرمایا (البقرہ 22)

اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔

پس اللہ تعالیٰ نے دین حق کے ماننے والوں کو ساری زندگی اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے تحت بسر کرنے کے لئے نیز ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے بدنی اور مالی عبادات مقرر کر دیں۔ تاکہ انسان ان کے ذریعے سے اپنے مالک دو جہاں کے وجود سے روشناس ہو کر اس کی صفات سے بھی آگاہ ہو سکے۔

یوں اس نے اپنی مخلوق کے لئے رشد وہدایت کا مستقل بندوبست فرما دیا۔ اس کے علاوہ دنیا کے جنت نظیر خطوں اور آسمان سے چھوتے ہوئے بلند وبالا پہاڑ اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر اور دیگر نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد اسرار ہائے فطرت اور عبادت کے ان بنیادی مقاصد کو صحیح صورت میں حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جن خاص عبادتوں کا حکم دیا ہے ان میں ایک نماز پڑھنا اور ادا کرنا ہے۔

نماز کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یہی کہ اپنے عجز ونیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا... نماز میں کھڑے ہو تو ایسے کہ تمہاری صورت بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے۔ اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے بہت دعا کرو....."

(ملفوظات جلد 3 ص 248)

نیز فرماتے ہیں:۔

"جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 255)

نماز قائم کرنا یا پڑھنا

لغت کی رو سے نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جب کہ نماز کے لئے عربی زبان میں "صلوٰۃ" کا لفظ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی تمام آیات سے ظاہر ہے ان میں نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صرف پڑھنے کا۔

نماز ہر امیر' غریب' بوڑھے' جوان' مرد' عورت' بیمار اور تندرست سب پر یکساں فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب نبوت عطا فرمائی گئی تو آپ کو توحید کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا حکم دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کو "معراج المومن" قرار دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز نماز کا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ گویا پہلے ہی قدم پر نمازی اور بے نمازی کو الگ کر دیا جائے گا۔ رسول کریم ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد جو ۶ ہجری میں قرار پائی مختلف بادشاہوں اور حاکموں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تھے اس سلسلہ میں حضور ﷺ نے تین خطوط منذر بن ساوی حاکم بحرین کے نام رقم کرائے تھے۔ منذر بن ساوی نے حضور کے پہلے ہی نامہ مبارک کو پڑھ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس نے اپنے خط میں نبی پاک ﷺ سے ایک استفسار کرتے ہوئے لکھا۔

امابعد۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کا خط پڑھا جو اہل بحرین سے متعلق ہے کہ ان میں سے جو اسلام کو پسند کریں اور اس میں داخل ہو جائیں اور ان میں سے جو اس کو ناپسند کریں اور میرے ملک میں مجوسی اور یہودی بھی ہیں سو اس معاملے میں وضاحت فرما دیجئے۔"

اس استفسار کے جواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا۔

مکتوب گرامی

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے المنذر بن ساوی کے نام سلام اللہ علیک۔ میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ امابعد تمہارا خط میرے پاس آیا میں نے اس کے مضمون کو سنا۔ پس جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھائے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے وہی مسلمان ہے۔ اس کے حقوق وہی ہیں جو ہمارے ہیں۔ اس پر فرائض وہی ہیں جو ہم پر ہیں اور جو ایسا نہ کرے اس پر مغازی کی قیمت والا ایک دینار (سالانہ جزیہ) ہے۔ والسلام ورحمتہ اللہ یغفر اللہ لک۔

(سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد دوم نومبر 1973ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ تو گویا ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو۔ ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 549)

قیام الصلوٰۃ قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید اور احادیث میں نماز قائم کرنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (العنکبوت 46)

کہ جو کچھ تجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا جا رہا ہے کتاب میں سے اس کی تلاوت کر "واقم الصلوٰۃ" اور نماز کو قائم کر یعنی جو کچھ بھی کتاب میں وحی کیا جا رہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "اقم الصلوٰۃ" باقی ساری باتیں ضمنی اور نسبتاً ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

اے پیغمبر آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیسیوں مرتبہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

احادیث

اس ضمن کچھ احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے 'نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اٹھ کھڑی ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس کی بیوی رات کو اٹھے 'نماز پڑھے اور اپنے میاں کو جگائے اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

کیسے خوبصورت الفاظ ہیں کہ اٹھے 'نماز پڑھے اور اپھر اپنے ساتھی کو اٹھائے وہ فرض نماز ہے جس کے لئے اٹھایا جا رہا ہے۔

ایک دوسری حدیث حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں۔ نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

حضرت جابرؓ نے مختصر حدیث بیان فرمائی دو چار لفظوں کے اندر لیکن بہت گہری حقیقت سے ہمیں روشناس کروایا۔

ایک اور حدیث مبارکہ جو حضرت عبداللہؓ ابن مسعود نے روایت کی کہتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا.... یعنی نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے اس وقت پر نماز پڑھنا خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا...

نمازوں کے پانچ اوقات کی حکمت

30 دسمبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن میں نمازوں کے پانچ اوقات کی حکمت کے بارے میں فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود نے اس ضمن میں جو عارفانہ بحثیں کی ہیں ان کا ذکر خطبات میں ہو چکا ہے ان کو دوبارہ اٹھانے کی ضرورت نہیں ساری بحثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ پانچ وقت انسانی فطرت کے مطابق ہیں انسانی فطرت کا تقاضہ ہے کہ پانچ وقتوں میں اسے غذا میسر آئے۔ آج کے دور میں بعض جہلا کہتے ہیں کہ نمازوں کے تین اوقات ہونے چاہئیں کیونکہ زمانہ تیز ہو گیا ہے ایسے جہلا کے منہ بند کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ زمانے کی تیزی سے تمہارے کھانے کے اوقات میں تو کمی کی بجائے اضافہ ہو گیا ہے۔ کافی بریک' لنچ بریک' ٹی بریک' سپر Supper بریک وغیرہ یہ اوقات کیوں کم نہیں کرتے۔ جہاں تمہیں جسمانی طاقت کی بحالی کی زیادہ ضرورت ہے وہیں پر روحانی طاقت کی بھی بحالی کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ بڑا عمدہ استنباط ہے۔ جو ایسی جدید سوچوں کے منہ بند کرنے کے لئے کافی ہے اگر وہ عقل کریں۔"

(الفضل 9۔ جنوری 1999ء ص 4)

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین نے بھی بہت عمدگی سے بیان فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ فرمایا۔

"پابندی اوقات میں ایک قدرتی تاثیر ہے کہ وقت معینہ کے آنے پر قلب انسانی میں بے اختیار جذب و میلان اس ڈیوٹی کو ادا کرنے کے لئے پیدا ہو جاتا ہے اور روحانی قویٰ اس مفروض عمل کی طرف طوعاً و کرہاً منجذب ہو جاتے ہیں جونہی اس غیر مصنوعی ناقوس (اذان) کی آواز سنائی دیتی ہے ایک دیندار (۔) فی الفور اس الیکٹرسٹی کے عمل سے متاثر ہو جاتا ہے۔ پابند صلوٰۃ گویا ہر وقت نماز میں رہتا ہے کیونکہ ایک نماز کے قائم کرنے کے بعد معاً دوسری نماز کی تیاری اور فکر ہو جاتی ہے۔ (فصل الخطاب جلد 2 ص 125)

قیام نماز کا یہ معین اور موقوف طریق اپنے اندر بڑی کشش اور تاثیر رکھتا ہے جس کا غیر بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ اپنی شہرہ آفاق تصنیف پریچنگ آف اسلام میں لکھتے ہیں۔

پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ کا اعتراف

"لوگوں کو اپنا گرویدہ کرنے اور ان کی عقیدت کو برقرار رکھنے میں نماز پنجگانہ کے اسلامی فریضے کو بھی بہت کچھ دخل ہے چنانچہ موں تیسکیو نے کیا خوب کہا ہے کہ "جس دین میں بہت سی عبادات کی پابندی کا حکم ہو اس کو ایسے مذہب کے مقابلے میں لوگ زیادہ عزیز رکھتے ہیں جس میں یہ بات نہ ہو جن باتوں میں انسان ہمیشہ مصروف و مشغول رہتا ہے ان کا اس کو زیادہ خیال رہتا ہے۔" مسلمان کا مذہب ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور روزانہ نماز کی صورت میں ایسے سنجیدہ اور مؤثر طریقے پر ظاہر ہوتا ہے کہ نمازی اور تماشائی دونوں کے دل پر اثر پیدا کئے بغیر نہیں رہتا۔" (دعوت اسلام ص 394)

پس قیام نماز میں پابندی اوقات کا بہت بڑا دخل ہے جو قرآن کریم میں اصولی طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے خود اپنی سنت سے ان کے اول و آخر مقرر فرما دیئے۔

قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بنی اسرائیل 79) یہ اوقات پنجگانہ نہاں در نہاں حکمتوں کے حامل ہیں۔

بہت سی احادیث بھی ملتی ہیں جن میں مختلف نمازوں کے اوقات' ان میں نازل ہونے والے افضال الٰہی کا ذکر کیا گیا ہے اور ان نمازوں کی عدم ادائیگی بہت سی محرومیوں کا موجب بن سکتی ہے اس کی ایک مثال اس واقعہ میں نظر آتی ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک مخلصہ بیان کرتی ہیں حضرت مائی کاکو فرماتی ہیں کہ

"ایک دفعہ میرے بھائی خیر دین کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ شام کا وقت گھر میں بڑے کام کا وقت ہوتا ہے تم حضرت مسیح موعود سے دریافت کرو کہ ہم کیا کیا کریں۔ میں نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ گھر میں کھانے وغیرہ کے انتظام میں مغرب کی نماز قضا ہو جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اور فرمایا کہ صبح اور شام کا وقت خاص طور پر برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت فرشتوں کا پہرہ بدلتا ہے ایسے وقت کی برکات سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہئے ہاں کبھی مجبوری ہو تو عشاء کی نماز ملا کر مغرب کی نماز جمع کی جا سکتی ہے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 245)

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ایک ایمان افروز واقعہ

پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی اور نماز تہجد میں التزام آپ کے خاص وصف تھے ایک بار فرمایا کہ "مجھے ملکہ میری نے ایک دفعہ ونڈسر کے محل میں ذاتی مہمان کی حیثیت سے مدعو کیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ ملکہ جب ملاقات کے لئے بلائیں تو جب تک ملکہ خود ملاقات کو ختم نہ کرے آپ ان کی موجودگی میں اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کر سکتے وغیرہ۔ میں جب ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ملاقات اتنی لمبی ہو گئی کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں نماز عصر ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ میرے چہرے پر فکر کے آثار نمودار ہو گئے۔ ملکہ جو بے حد زیرک تھیں فوراً سمجھ گئیں کہ میری طبیعت پر کوئی بوجھ ہے انہوں نے دریافت کیا تو میں نے عرض کی کہ میری نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے ملکہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں اور حکم دیا کہ ظفر اللہ خان کی نمازوں کے اوقات نوٹ کر لو اور اگر دوران ملاقات ان کی کسی نماز کا وقت ہو جائے تو مجھے بتا دیا کرو اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا کہ پھر مجھے نماز کے بروقت ادا کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔"

ایک دفعہ ایک نوجوان نے دوران گفتگو کہا کہ فجر کی نماز یورپ میں اپنے وقت پر ادا کرنی بہت مشکل ہے آپ نے فرمایا کہ اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے اور کبھی پسند نہیں کرتا کہ اپنی مثال دوں۔ لیکن آپ کی تربیت کے لئے یہ کہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے قریباً نصف صدی کا زمانہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر میں نے کبھی نماز تہجد بھی قضاء نہیں کی یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔

(خالد دسمبر 1985ء ص 89)

نماز کا مقصد

نماز کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اعتراف' اپنی عاجزی اور بندگی کا اظہار اور نفس و روح میں پاکی اور صفائی پیدا کرنا ہے۔ جس طرح ایک غلام اپنے آقا کے سامنے نہایت ادب کے ساتھ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے اسی طرح ایک نمازی اپنے ہاتھ باندھ کر نہایت ادب و احترام کے ساتھ اپنے خالق و مالک کے دربار میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ آخر میں انسان سجدے کی حالت میں اپنے بدن کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ یعنی پیشانی کو زمین پر رکھ کر اپنی بندگی اور کم مائیگی کا اظہار کر کے خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کا طلبگار ہوتا ہے۔ نماز کی موجودہ شکل دراصل تمام عبادتوں کا حسین ترین مرقع ہے۔

نماز باجماعت

سوائے کسی شرعی عذر یا کسی شدید مجبوری کے نماز باجماعت ادا کرنا ہی ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت باجماعت نماز پڑھنا افضل ہے۔ حضور سرور کائنات نماز باجماعت کے متعلق بے حد تاکید فرمایا کرتے تھے۔

ایک نابینا صحابی کا واقعہ

ایک دفعہ ایک نابینا دربار نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول! میری آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ راستے میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں۔ پہلے تو آپ نے اسے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ لیکن پھر فرمایا کیا تمہارے کان میں اذان کی آواز جاتی ہے؟ اس نے عرض کی ہاں آتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو سکے خانہ خدا میں آکر نماز ادا کرو۔

اس واقعہ سے نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے ایک شخص کو جو بینائی سے یکسر محروم تھا۔ اور ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا۔ اس کو اس بات کی اجازت نہ دی کہ وہ گھر پر نماز ادا کرے مگر آج کل بعض لوگ معمولی معمولی باتوں کی بناء پر نماز باجماعت ترک کر دیتے ہیں ان کے ضمیر کو جھنجوڑنے کے لئے مندرجہ بالا واقعہ راہنمائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ایسا شخص جو (بیت) میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتا اور بلاوجہ گھر ہی میں پڑھتا ہے وہ اپنی محنت ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ گھر میں نماز ہوتی ہی نہیں اور گھر میں اگر کوئی شخص ایک گھنٹہ بھی نماز پر خرچ کر دے تو بھی وہ اس نماز کے برابر نہیں ہو سکتی۔ جس پر (بیت الذکر) میں پندرہ منٹ ہی صرف کرے...." (خطبات محمود ص 373)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد سے بھی نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

فلسفہ نماز باجماعت

نماز باجماعت ادا کرنے میں یوں تو بے شمار حکمتیں ہیں مگر ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1- **نظم و ضبط** نماز باجماعت باہم نظم و ضبط پیدا کرنے کا بہترین اور عمدہ ذریعہ ہے روزانہ پانچ بار صف بستہ کھڑے ہو کر ایک ہی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے اطاعت اور فرمانبرداری کی روح پیدا ہوتی ہے۔

2- **حالات سے آگاہی** ایک ہی دن میں پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں جہاں اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے وہاں پر ایک دوسرے کے حالات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ اور سب کو ایک دوسرے کی خیر و عافیت اور ضروریات کا علم ہوتا رہتا ہے۔ نیز ایک دوسرے کے دکھ درد میں بھائیوں کی طرح شریک ہونے کا موقع ملتا ہے۔

3- **مساوات** باجماعت نماز ادا کرنے سے آپس میں ہمدردی محبت' مساوات اور یگانگت کے وافر مواقع ملتے ہیں۔ نیز اس کے ذریعے ادنیٰ اور اعلیٰ' کمزور اور طاقتور عالم اور جاہل حاکم و محکوم آزاد و غلام کے باہم فاصلے مٹ کر رہ جاتے ہیں اور سب تسبیح کے دانوں کی طرح ایک ہو جاتے ہیں۔

4- **خدا تعالیٰ کا قرب** نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے یہاں تک کہ انسان خدا کا ہو جاتا ہے اور خدا میں جا ملتا ہے اللہ ہمیں ایسا ہی بنا دے۔

امامت صلوٰۃ

نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے امام کا ہونا لازمی ہے۔ جہاں پر کوئی مستقل امام مقرر نہ ہو وہاں پر حاضرین میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار کو امام مقرر کر لینا چاہئے۔

جب کوئی امامت کے فرائض سرانجام دے رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ نمازی اکتا جائیں۔ اسے کمزور' بوڑھے' بیمار کام کاج اور ڈیوٹی پر جانے والوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ہاں جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جتنی لمبی چاہے پڑھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بعض اوقات میں لمبی نماز پڑھانا چاہتا ہوں۔ لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں کو گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو۔

شریعت میں نرمی

دین حق چونکہ دین فطرت ہے اس لئے اس میں احکام خداوندی کی بجا آوری میں لچک پائی جاتی ہے۔ انسان چونکہ فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے اس لئے شریعت میں جہاں احکام الٰہی پر سختی سے کاربند رہنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں پر اس کے ساتھ ساتھ احکام الٰہی کی ادائیگی کے وقت حالات کے مطابق نرمی بھی اختیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ محبت و شفقت اور رحیمیت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بیمار ہے اور کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو تو وہ بیٹھ کر پڑھ لے۔ اور اگر وہ بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ تو وہ لیٹ کر اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص مسافر ہو تو قصر نماز پڑھنے کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

"معاشی طوائف الملوکی"

جناب پرویز حمید صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

"پاکستان ہی نہیں دنیا کے کسی بھی ملک میں جب معاشی طوائف الملوکی بے قابو ہو جائے' ملک کے تمام پیداواری وسائل پر چند خاندان قابض ہو جائیں' ملک پر ذخیرہ اندوزوں' صنعتی اجارہ داروں اور ناجائز آمدنی رکھنے والوں کی بالادستی قائم ہو جائے اور جائز ذرائع سے کسی کے لئے خوشحال ہونا ممکن نہ رہے تو معاشرے میں حکومت کی طرف سے عوام کے مالدار یا خوشحال ہونے کی خواہش سے بھی فائدہ اٹھانے کے لئے پرائز بانڈ جیسی مضحکہ خیز سکیمیں جاری کی جاتی ہیں۔ ایسی سکیموں کے انعام نہ معلوم کن لوگوں کو ملتے ہیں' مگر عام لوگوں کے جذبہ مہم جوئی اور ذوق و شوق کو تیز کرنے کے لئے متعلقہ محکمے مختلف غریب لوگوں کے اشتہار شائع کرتے ہیں کہ کس طرح اس غریب خاندان کی قسمت بدل گئی۔ معمولی رقم کا بانڈ خرید کر یہ خاندان اب لکھ پتی ہو گیا ہے۔ مگر اصل حقیقت کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ نامعلوم یہ کون لوگ ہیں جن کے انعام نکلتے ہیں ورنہ ہمیں تو 80'90 لاکھ آبادی کے شہر لاہور میں کوئی شخص ایسا نظر نہیں آیا جس کا کبھی 10'20 لاکھ روپے کا انعام نکلا ہو۔ باخبر حضرات کا کہنا ہے کہ اب تو کمپیوٹر کے نظام میں بھی ایسے تحفظات موجود ہیں کہ منتظمین جو نمبر محفوظ رکھنا چاہیں ان کا کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا۔ جس کو انعام نکلنے کی توقع ہو وہ اپنے اس وقت کو قسمت کا بہترین وقت اور جس کا انعام نہ نکلے وہ اسے اپنی بدقسمتی کی انتہا خیال کرتے ہیں۔"

(ہفت روزہ فیملی میگزین 24 تا 30 جنوری 99ء ص 7)

جدید نظریہ حیات

جناب عبدالکریم عابد صاحب مدیر "فرائیڈے اسپیشل" کراچی اپنے ایک اداریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مغرب کی تہذیب نے سب کو ذات پرست بنایا ہے۔ ہر ایک کی "انا" طاقتور ہے اور اتنی نازک بھی ہے کہ ذرا سی ٹھیس پر ٹوٹ جاتی ہے' کوئی دوسرے کے جذبات و احساسات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا کیونکہ ہر ایک صرف اپنے جذبات و احساسات کو اہم سمجھتا ہے اور اس سے آگے کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ یہ نظریہ حیات اب نہیں رہا کہ ہمارا وجود دوسروں کے لئے ہے' انہیں ہماری ذات سے نفع اور اطمینان حاصل ہونا چاہئے۔ اب نظریہ یوں ہو گیا ہے کہ دنیا میرے لئے بنی ہے مجھے سب سے نفع حاصل کرنا چاہئے اور سب کو میرے اطمینان و آرام کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھیں کہ دوسروں کا بھی دل ہے دماغ ہے' ان کے محسوسات کو سمجھنا اور ان سے ایسا برتاؤ کرنا کہ وہ ہم سے مطمئن رہیں' ہمارا فرض ہے تو کشیدگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب گھر کا ہر فرد اپنی دنیا الگ بنالے اور کوئی کسی کی دنیا میں شریک نہ ہو اور نہ کسی کو اپنی دنیا میں شریک کرے تو گھرانہ پرسکون نہیں رہ سکتا' لازماً آپس کا ٹکراؤ ہو گا' جہاں چند برتن ہوتے ہیں وہاں آپس میں وہ کھنکتے ہی ہیں لیکن طبیعتوں میں مناسبت اور مطابقت پیدا کرنے کی کوشش ہو تو یہ کوشش کامیاب ہو سکتی ہے۔ مسئلہ صرف گھروں کا ہی نہیں ہے بڑے بڑے اداروں کا بھی ہے جہاں یہ مناسبت اور مطابقت پیدا کرنے کا اہتمام نہیں ہوتا' ہر ایک اپنی پسند دوسروں پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح سے جو ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے اس نے خاندان بھی تباہ کئے ہیں اور بڑے بڑے ادارے بھی' اس نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا' میاں بیوی کی راہیں الگ ہو گئیں' بچے والدین کے مقابل آ گئے' کاروباری حصے داروں میں مقدمہ بازی ہو گئی' کوئی خود مر گیا اور کسی نے دوسرے کو مار دیا۔ یہ سب "انا" کا کھیل ہے' ذات پرستی کا شر ہے کہ ہم اپنی ذات کو مرکز و محور بنا کر سوچتے ہیں اور یہی غلط بات ہے جو غلط نفسیات پیدا کرتی ہے' اس سے دوسروں کے لئے حقیقی احترام نہیں پیدا ہوتا' سب یہ سمجھتے ہیں کہ منافقت برتی جا رہی ہے' اصل میں ہمیں حقیر سمجھا جا رہا ہے' ہمیں نظر انداز کیا جا رہا ہے' ہمارے حقوق مارے جا رہے ہیں لیکن جب ہم میں سے ہر ایک دوسرے کا وجود محسوس کرے' اسے مطمئن کرنا اپنا فرض سمجھے تو یہ صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ گھریلو بے اطمینانی کی جڑ یہ ہے کہ بڑوں کے رویئے میں چھوٹوں کے لئے شفقت کی جھلک نہ ہو اور صرف غرور و تحکم ہو اور چھوٹوں کی روش میں بزرگوں کو ادب و احترام نظر نہ آئے' وہ اپنی تذلیل محسوس کریں۔ ایک مسئلہ مفادات کا بھی ہے لیکن یہ حدیث نبوی یاد رہے کہ "جو تم اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو" تو مفاد پرست ذہنیت کا فساد نہیں ہو سکتا۔ ضرورت ایک دوسرے سے محبت کی ہے لیکن جب حسد کے جذبات کار فرما ہوتے ہیں تو یہ محبت کی جڑ کاٹ دیتے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ اپنا بڑا پن دکھا کر دوسروں کو احساس کمتری میں مبتلا کرتے ہیں اس سے نفسیاتی بے چینی کی آگ لگتی ہے' یہ آگ کسی کو نہ جلائے تب بھی اندر ہی اندر سلگتی رہے گی اور ہر کوئی اس کی جلن کا شکار ہو گا۔ سب سے زیادہ فساد زبان پیدا کرتی ہے' اس کے زخم کبھی نہیں بھرتے' اس زبان کو قابو میں رکھنے کی ضرورت ہے اور غصے کو حرام سمجھ کر اس کو اپنے اوپر طاری نہیں کرنا چاہئے۔ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' اپنا ہو یا پرایا ہر ایک سے برتاؤ میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہئے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو شخص خدا کے بندوں کے لئے نرم ہے خدا اس سے بھی نرمی کا سلوک کرتا ہے اور جو دنیا کے لئے سخت ہے اس کے لئے دنیا بھی سخت دل ہو جاتی ہے۔"

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 12 تا 18 فروری 99ء ص 6)

"عبرتناک المیہ"

"فیملی میگزین" لاہور کے اداریہ نگار تحریر فرماتے ہیں:۔

"دنیا کے نقشے پر رونما ہونے والے ظلم و ستم اور ناانصافیوں کے واقعات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اکثر و بیشتر اسلامی ممالک ہی ان کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔ عالم اسلام کے خلاف امریکہ اور مغربی طاقتوں کا یہ رویہ توجہ طلب ہے لیکن بدقسمتی سے عالم اسلام مسلسل بے حسی' بے عملی اور بے پروائی کا ثبوت دے رہا ہے۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان ایک ہی خاندان کے افراد ہیں مگر عملی طور پر اس کے برعکس اور یکسر متضاد طرز عمل کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ عراق اور افغانستان پر امریکی جارحیت کے خلاف اسلامی ممالک کو رسمی احتجاج تک کرنے کی توفیق نہیں ہو سکی۔ وجہ یہ ہے کہ کم و بیش تمام اسلامی ممالک کمزور اور بے بس ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ امریکہ اور مغربی طاقتوں کے دست نگر ہیں۔ دولت مند ملکوں کی اقتصادیات پر فرنگی قابض ہیں جو ان کی بے پایاں دولت اور وسائل کو اپنے مقاصد اور مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ایران اور لیبیا کے سوا قریب قریب سبھی مسلم ممالک امریکہ کے زیر اثر ہیں اور امریکی ظلم و ستم اور جارحیت کی رسمی مذمت کرنے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔ اسے عبرتناک المیہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ علامہ اقبال اور ان سے پہلے مختلف مسلم زعما نے دنیا بھر کے مسلم ممالک کو یکجا اور متحد کر کے ایک ہی مضبوط لڑی میں پرونے کی تحریک شروع کی تھی اور اسلامی ممالک کی دولت مشترکہ تشکیل دینے کی تجویز بھی بہت زور شور سے پیش کی گئی تھی مختلف ادوار میں اس جہت میں کچھ پیش قدمی بھی کی گئی لیکن اس وقت عالم اسلام جس بے بسی' بے حسی اور بے عملی کا شکار ہے اس پر ماتم کے سوا کیا کیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں مسلم ممالک کی تعداد روز افزوں ہے جن میں سے بیشتر قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔ عوام ایوان اقتدار سے باہر اور کاروبار مملکت سے محروم نظر آتے ہیں۔ مفاد پرست عناصر حکومتوں پر قابض ہیں اور عوام کو نہ صرف تعلیم بلکہ بنیادی سہولتوں سے بھی محروم رکھا گیا ہے اور یہی خرابیوں کا سبب ہے۔ اسلام خدا کی حاکمیت کے بعد عامۃ الناس کی بالادستی کا پیامبر ہے لیکن عملی طور پر صورتحال اس کے برعکس ہے۔ ہمارے سیاستدانوں' دانشوروں اور علمائے کرام کو چاہئے کہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور نہ صرف پاکستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی عوام کو شعور سے بہرہ ور کرنے اور انہیں ان کے حقوق دلانے کے لئے منظم تحریک چلائی جائے۔ اس مہم کی بسم اللہ پاکستان سے ہونی چاہئے جو صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ اور دنیا کی واحد مسلم ایٹمی قوت ہے۔ اسلام کا نام تو بہت لیا جاتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات ہدایات اور اصولوں کو پس پشت ڈال دیا گیا عالم اسلام کو بلا تاخیر اصلاح احوال کے لئے عملی اقدامات اٹھانے چاہئیں ورنہ بقول علامہ اقبال

"تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں"

(ہفت روزہ "فیملی میگزین" لاہور 17 تا 23 جنوری 99ء ص 5)

"صحت اور سیر"

جناب حکیم محمد عثمان صاحب اپنے ایک مضمون میں صحت کے لئے سیر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جدید طب نے سیر کو صحت کے لئے انتہائی ضروری قرار دیا ہے اور اس بارے میں واضح کیا ہے کہ سیر کے ذریعے آج کے دور کے تمام نفسیاتی امراض کے خلاف مدافعت پیدا کی جا سکتی ہے۔ زندگی کی گہماگہمی کے باعث بہت سے ایسے لوگ جو دفتروں سے گھروں میں آنے کے باعث کوئی کھیل نہیں کھیل سکتے وہ رات کے وقت اکیلے یا دوستوں کے ساتھ یا پھر اپنے بیوی بچوں یا پھر والدین کے ساتھ سیر کرنے کو معمول بنالیں تو ان کی راتیں پرسکون ہو جائیں گی اور صبحیں اجلی اجلی سی نظر آئیں گی۔ مجھے متعدد طبی کانفرنسوں میں شرکت کے لئے یورپی اور ایشیائی ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے ان تمام ملکوں کے عوام میں اچھی صحت کا رجحان پایا ہے۔ یورپ کے تمام ملک جہاں کی پیشہ ورانہ زندگی نے ایک انسان کو دوسرے سے دور کر دیا ہے سائنس کی ترقی نے بظاہر انہیں سہل پسند بنا دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یورپ انتہائی چاق چوبند اور فعال لوگوں کی سرزمین ہے۔ جاپان' چین کوریا' تھائی لینڈ اور ہانگ کانگ کے عوام بھی ایسی ہی خصوصیات کے حامل ہیں۔ وہ لوگ اپنی پیشہ ورانہ مصروفیات کے باوجود سیر کرتے ہیں۔ انگلینڈ میں صبح سویرے اور رات کے وقت سیر کرنے کا رواج ہے۔ وہاں تقریباً 99 فیصد لوگ روزانہ سیر کرتے ہیں۔ جاپان' چین اور تھائی لینڈ میں تو یہ شرح سو فیصد ہے۔ امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں بھی کھیل اور سیر ہر شخص کے معمول کا حصہ ہیں۔ ہمارے ہاں سیر کو خاطر میں نہ لانے والے لوگ یورپی ممالک کے فعال عوام کے ان معمولات کو ان کی خوشحالی کا باعث سمجھتے ہیں۔ لیکن شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ وہ لوگ انتہائی معیاری غذا استعمال کے باوجود سیر کو زندگی کا لازمی حصہ تصور کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی صحت' خوشحالی کی وجہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل کھلاڑی-

عطاء الغفار راشد-

ورلڈ کپ 99ء تفصیلی پروگرام

"کرکٹ" جس کا کریز دنیا میں روز بروز بڑھ رہا ہے اور ہر کوئی کرکٹ کے مقابلے دیکھنا چاہتا ہے ون ڈے کرکٹ کا سب سے بڑا مقابلہ "ورلڈ کپ" اسی سال منعقد ہو رہا ہے اسی لئے تمام ٹیمیں اس مقابلے کی تیاری کے لئے مصروف ہیں- ورلڈ کپ "ٹورنامنٹ 14 مئی 1999ء سے شروع ہوگا اور فائنل 20 جون کو لارڈز (انگلینڈ) میں کھیلا جائے گا اس مرتبہ کوئی ڈے اینڈ نائٹ میچ نہیں ہوگا ٹیمیں کرکٹ کٹ استعمال کریں گی اور گیند بھی سفید ہوگی ٹورنامنٹ میں 12 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں ٹیموں کو چھ چھ کے دو گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے-

گروپ A:- انگلینڈ' جنوبی افریقہ' سری لنکا' بھارت' زمبابوے اور کینیا

گروپ B:- پاکستان' آسٹریلیا' ویسٹ انڈیز' نیوزی لینڈ' اسکاٹ لینڈ اور بنگلہ دیش شامل ہیں ٹورنامنٹ کے تین راؤنڈز ہیں-

پہلا راؤنڈ (لیگ بیس)

پہلے مرحلے کے دوران ہر ٹیم اپنے گروپ کی باقی پانچ ٹیموں سے ایک ایک میچ کھیلے گی اس طرح دونوں گروپس سے تین' تین بہترین ٹیموں کا انتخاب اگلے مرحلے کے لئے ہوگا اس دفعہ دلچسپ بات یہ ہے کہ چار کی بجائے تین ٹیموں کا انتخاب ہوگا- 1996ء کے ورلڈ کپ کے پہلے راؤنڈ میں اس لحاظ سے خاص دلچسپی نہ تھی کہ پہلے راؤنڈ سے چار ٹیموں کا انتخاب ہونا تھا اور سب کو معلوم ہی تھا کہ چار بہترین ٹیمیں کون سی ہیں اور وہی چار' چار ٹیمیں کوارٹرز فائنل میں پہنچیں جن کی توقع تھی لیکن اس دفعہ ٹیموں کو زیادہ محنت کرنا پڑے گی اور کچھ سسپنس بھی رہے گا-

دوسرا راؤنڈ

(سپر سکس مرحلہ)

اس مرحلے میں گروپ اے کی تین بہترین ٹیموں کا ایک ایک میچ گروپ بی کی تین بہترین ٹیموں سے ہوگا یعنی اس مرحلے میں پہنچنے والی ہر ٹیم مخالف گروپ کی ٹیم سے ایک ایک میچ کھیلے گی یعنی اس راؤنڈ میں ہر ٹیم تین میچ کھیلے گی یہ صورت حال بھی ورلڈ کپ 96ء سے بہت اچھی ہے کیونکہ 96ء میں کوارٹرز فائنل میں ہر ٹیم کو صرف ایک میچ ہی کھیلنے کا موقع ملا اور جنوبی افریقہ جیسی ٹیم جس نے پہلے کوئی بھی میچ نہ ہارا تھا اور اپنے پول میں نمبر ون تھی وہ کینیا سے ہارنے والی ٹیم ویسٹ انڈیز سے کوارٹر فائنل ہار گئی ایک لحاظ سے یہ قانون ناانصافی پر مبنی تھا لیکن اس دفعہ ہر ٹیم کو تین میچ کھیلنے کا موقعہ ملے گا اور یہ مرحلہ یقیناً بہت دلچسپ ہوگا اس مرحلے سے چار بہترین ٹیموں کو سیمی فائنل راؤنڈ کے لئے منتخب کیا جائے گا سیمی فائنل اور فائنل مقابلے حسب روایت ہوں گے- ورلڈ کپ 99ء کا سلوگن ہے یہ محض کرکٹ نہیں ہے-

"It is Not Just Cricket" توقع کی جا رہی ہے کہ ورلڈ کپ کے میچز پوری دنیا کے دو ارب افراد ٹی وی پر دیکھ سکیں گے- یہ میچز 300 گھنٹے چلیں گے جن کو مجموعی طور پر پانچ لاکھ تماشائی دیکھ سکیں گے-

شیڈول

مکمل شیڈول مندرجہ ذیل ہیں-

14 مئی انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا لارڈ
15 مئی انڈیا بمقابلہ جنوبی افریقہ
15 مئی زمبابوے بمقابلہ کینیا ٹاٹسن
16 مئی آسٹریلیا بمقابلہ اسکاٹ لینڈ ووسٹر
16 مئی پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز برسٹل
17 مئی نیوزی لینڈ بمقابلہ بنگلہ دیش چیمسفورڈ
18 مئی انگلینڈ بمقابلہ کینیا کنسٹربری
19 مئی سری لنکا بمقابلہ جنوبی افریقہ نار تھمپسٹن
19 مئی بھارت بمقابلہ زمبابوے لیسٹر
20 مئی آسٹریلیا بمقابلہ نیوزی لینڈ کارڈف
20 مئی پاکستان بمقابلہ اسکاٹ لینڈ چسٹرلی اسٹریٹ
21 مئی ویسٹ انڈیز بمقابلہ بنگلہ دیش آئرلینڈ
22 مئی انگلینڈ بمقابلہ جنوبی افریقہ اوول
22 مئی زمبابوے بمقابلہ سری لنکا ووسٹر
23 مئی بھارت بمقابلہ کینیا برسٹل
23 مئی پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا ہیڈنگلے
24 مئی ویسٹ انڈیز بمقابلہ نیوزی لینڈ ساؤ تھمپسٹن
24 مئی اسکاٹ لینڈ بمقابلہ بنگلہ دیش ایڈبرگ
25 مئی انگلینڈ بمقابلہ زمبابوے ٹرنٹ برج
26 مئی سری لنکا بمقابلہ انڈیا ٹاٹسن
26 مئی جنوبی افریقہ بمقابلہ کینیا امسلوین
27 مئی ویسٹ انڈیز بمقابلہ اسکاٹ لینڈ لیسٹر
27 مئی آسٹریلیا بمقابلہ بنگلہ دیش چسٹرلی اسٹریٹ
28 مئی نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان ڈربی
29 مئی انگلینڈ بمقابلہ بھارت ایجبسٹن
29 مئی زمبابوے بمقابلہ جنوبی افریقہ چیمسفورڈ
30 مئی سری لنکا بمقابلہ کینیا ساؤ تھمپسٹن
30 مئی ویسٹ انڈیز بمقابلہ آسٹریلیا اولڈ ٹریفورڈ
31 مئی اسکاٹ لینڈ بمقابلہ نیوزی لینڈ ایڈبرگ
31 مئی پاکستان بمقابلہ بنگلہ دیش نار تھمپسٹن

سپر سکس مرحلہ

(کوارٹر فائنلز)

4 جون گروپ A نمبر 2 بمقابلہ گروپ B نمبر 2 اوول
5 جون گروپ A نمبر 1 بمقابلہ گروپ B نمبر 1 ٹرنٹ برج
6 جون گروپ A نمبر 3 بمقابلہ گروپ B نمبر 3 ہیڈنگلے
8 جون گروپ A نمبر 2 بمقابلہ گروپ B نمبر 1 اولڈ ٹریفورڈ
9 جون گروپ A نمبر 3 بمقابلہ گروپ B نمبر 2 لارڈ
10 جون گروپ A نمبر 1 بمقابلہ گروپ B نمبر 3 ایجبسٹن
11 جون گروپ A نمبر 3 بمقابلہ گروپ B نمبر 1 اوول
12 جون گروپ A نمبر 2 بمقابلہ گروپ B نمبر 3 ٹرنٹ برج
13 جون گروپ A نمبر 1 بمقابلہ گروپ B نمبر 2 ہیڈنگلے

سیمی فائنلز

16 جون- ٹیم نمبر 1 بمقابلہ ٹیم نمبر 4 بمقام اولڈ ٹریفورڈ
17 جون- ٹیم نمبر 2 بمقابلہ ٹیم نمبر 3 بمقام ایجبسٹن

فائنل

20 جون- لارڈز کرکٹ گراؤنڈ

ماخوذ

موجودہ خوراک- بیماریوں ایک بڑا سبب

ڈاکٹر خالد محمود جنجوعہ کا شمار ملک کے ممتاز سائنس دانوں اور محققوں میں ہوتا ہے- آپ اس وقت پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ میں پرنسپل سائنٹفک آفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں- ان کے ایک انٹرویو کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے سب سے پہلے انہوں نے خوراک میں تبدیلیوں کے بارے میں بتایا کہ یہ سب تبدیلیاں جو ہمارے طرز زندگی اور خوراک میں در آئی ہیں منفی رنگ رکھتی ہیں-

پہلے ہم گوشت میں سبزی ملا کر پکاتے تھے جس سے گوشت کی تیزابیت کم ہو جاتی تھی لیکن اب اکیلا گوشت پکایا جاتا ہے- سبزی کھانے کا رواج معاشرے میں کم ہو گیا ہے اور دال کو تو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے- سوائے ان غریب لوگوں کے جو گوشت خریدنے کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے- حالانکہ ریشہ دار غذائیں جن میں سبزیوں کی بہت اہمیت ہے ہمیں مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں- ان سے قبض سمیت معدے کے امراض ختم ہوتے ہیں- ہر بیماری معدے کی خرابی سے شروع ہوتی ہے- اکثر بیماریاں یہاں سے جنم لیتی ہیں-

پہلے وقتوں میں ہمارے ہاں لوگ ناشتہ میں پراٹھا اور لسی کا استعمال کرتے تھے- جس سے ہماری غذائی ضروریات پوری ہو جاتی تھیں- اور دوپہر تک بھوک نہیں لگتی تھی- بھاری ناشتے سے تیزابیت بھی ختم ہو جاتی تھی- اب ڈبل روٹی اور چائے کے ناشتے سے خوراک کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں- بلکہ تیزابیت بھی بڑھ جاتی ہے- اوپر سے فاسٹ فوڈ نے بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے- اس میں غذائیت بھی برائے نام ہوتی ہے جبکہ ہماری روایتی خوراک میں غذائیت بھرپور ہوتی ہے-

اسی طرح کھانے کے اوقات میں بھی جو تبدیلیاں آئی ہیں وہ صحت کے لئے خطرناک ہیں- پہلے مغرب کے وقت کھانا کھاتے تھے- اور عشاء کے فوراً بعد سو جاتے تھے- آج کل رات کے دس بجے کھانا کھایا جاتا ہے اور گیارہ بجے لوگ سوتے ہیں- حالانکہ اگر لوگ صرف یہ کریں کہ مغرب کے وقت کھانا کھائیں اور عشاء کے معاً بعد سو جائیں تو پچاس فی صد بیماریاں ختم ہو سکتی ہیں- جلد سونا اور صبح کے وقت جلد اٹھنا ہی صحت کا راز ہے- دوسرے ملکوں میں انسانوں کی اوسط عمر بڑھ رہی ہے- اور ہمارے ہاں بیماریاں بڑھ رہی ہیں- اور یہ صرف ہمارے بدلے ہوئے طرز زندگی ہی کا نتیجہ ہے- اسی طرح بچے بھی رات گئے تک ٹی- وی- دیکھتے رہتے ہیں- جس سے ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے-

بھنے ہوئے چنے کھانے کا رواج ختم ہو گیا ہے حالانکہ چنے جسم کے گندے مادے ختم کرتے ہیں اور توانائی کا بھی بہترین ذریعہ ہوتے ہیں- اب بھی ذیابیطس کے مریضوں کو چنے کھانے کے لئے کہا جاتا ہے- اسی طرح لسوڑے- لسوڑیاں اور گوندی ہماری خوراک سے ختم ہو گئی ہیں- یہ لیس دار چیزیں ہیں- جسم کے زہریلے مادوں کو بے اثر کر دیتی ہیں- ہم روایتی خوراکیں چھوڑ گئے ہیں اسی لئے آنے والی نسل کی صحت قابل رشک نہیں-

کنو- مالٹے- سنگترے اور گنے کے رس انسانی صحت کے لئے مفید ہوتے ہیں- مگر پیکٹوں والا جوس اتنا مفید نہیں ہوتا اور اس میں صرف پانچ فی صد جوس ہوتا ہے- پہلے آئس کریم دودھ سے بنتی تھی لیکن اب جو آئس کریم بنتی ہے اس میں غذا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی- ذائقے اور خوشبو کو آئس کریم کی بنیاد بنایا جا رہا ہے-

ہمارے ملک میں برسات سے پہلے مائیں بچوں کو کڑوی چیزیں مثلاً نیم' کسوند اور چریتا وغیرہ پلاتی تھیں جس سے بچے بہت سی جلدی اور دیگر بیماریوں سے محفوظ رہتے تھے- لیکن اب ہمارے معاشرہ میں کوئی ان چیزوں کا نام بھی نہیں جانتا-

ہم طرز خوراک کی تبدیلی کی وجہ سے کئی چیزوں سے محروم ہو گئے ہیں ان میں سے ایک اہم چیز لسی بھی ہے- لسی انسان کو دل کی بیماریوں سے بچاتی ہے- اس سے کولیسٹرول نہیں بڑھتا-

دنیا میں تل کھانے کا رواج بڑھ گیا ہے- ترقی یافتہ ملکوں کے بڑے ہوٹلوں میں بھی اگر آپ جائیں تو ناشتے میں لسی اور تل ملتے ہیں- حتیٰ کے برگر پر بھی تل لگائے جاتے ہیں مگر ہم ان کو چھوڑ چکے ہیں-

جدید سائنس میں باجرے کو نمکیات کا ذخیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھا جاتا ہے۔ ہم سردیوں میں باجرے کی روٹی کھاتے تھے۔ اور مکئی کی روٹی بھی۔ مگر مغربی تہذیب کی نقالی نے یہ چیزیں ہم سے چھین لی ہیں بچے نمکیات کی کمی کا شکار ہیں۔ اور ان میں اس وجہ سے قوت مدافعت کی کمی ہو رہی ہے۔

شیخ زید ہسپتال لاہور کی رپورٹ کے مطابق ستر فی صد بچوں کے جسم میں جست اور تانبے کی کمی پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں ہر دوسرا شخص کیلشیم یا میگنیشیم کی کمی کا شکار ہے۔ اور اس کی کمی کو دودھ' دہی' اور سرکے میں مزید کیلشیم شامل کرکے پورا کیا جا سکتا ہے۔ حد یہ ہے کہ ہمارے ہاں لوگ دودھ دہی لانے کے لئے برتنوں کی بجائے پلاسٹک استعمال کرتے ہیں جو کہ صحت کے لئے ازحد مضر ہے۔

پرانے زمانوں میں کانسی کے قلعی شدہ برتنوں کو ترجیح دی جاتی تھی۔ ان سے ضروری نمکیات میسر آجاتے تھے۔ اور انسان میں تانبے جست اور قلعی کی کمی نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح لوہے کی کڑاہیوں کا رواج بھی ختم ہو گیا ہے حالانکہ ان کے استعمال سے کبھی فولاد کی کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح مٹی کی ہنڈیا میں کھانے سے بھی بہت سے معدنی مادے کھانے کو مل جاتے تھے۔

چینی سفید زہر ہے۔ اس کے باوجود اس کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ چینی نہ کھائی جائے تو شوگر کی بیماری نہیں ہوتی۔ فالج اور دل کے دورے سے بھی بچت ہو گی۔ چینی کی جگہ گڑ اور شکر کا استعمال بڑھا کر ہم متعدد بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔

اسی طرح چائے بھی ایک ایسی چیز ہے جس کو دوا تو کہا جا سکتا ہے خوراک نہیں۔ یہ کوئی توانائی فراہم نہیں کرتی نہ اس میں لحمیات یا حیاتین ہوتی ہیں بلکہ اس میں بعض ایسے مادے ہوتے ہیں جن کے مسلسل استعمال سے معدے کی دیواریں اور جگر بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ چائے کیلشیم کم کرتی ہے۔ نشہ اور تیزابیت پیدا کرتی ہے جس کے باعث لوگوں میں السر پیدا ہوتا ہے۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں چاہوں گا کہ تمام پاکستانی باشندے خوراک کے بارے میں فیشن اور جدت پسندی سے اپنی جان چھڑائیں۔ روایتی خوراک کو رواج دیں اور اپنی صحت کا فکر کریں۔

(ماخوذ۔ روزنامہ دن 20۔ اکتوبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

اجازت ہے۔ اسی طرح بیماری یا کسی شرعی عذر اور مجبوری کے باعث انفرادی طور پر بھی نماز پڑھنے کی رخصت ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کسی مشکل میں نہ پڑے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے آسانی چاہتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق باجماعت نماز ادا کرنے والے کو زیادہ ثواب ہوتا ہے تاہم انفرادی طور پر ہر گھر میں نماز پڑھنا بھی احسن اور موجب ثواب ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ گھر پر بھی نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس سے گھر کا ماحول جہاں نماز کے فیض اور برکت سے بھر جاتا ہے وہاں پر تصویر کا دوسرا رخ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ دین حق میں زندگی کے ہر پہلو کو اجاگر کرکے اجتماعیت کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ شخصی انفرادیت کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

عبادات میں نماز باجماعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے نماز باجماعت کو شرائط کے ساتھ خدا اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے حکم کے موافق ادا کرنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے ہر احمدی کو پنجگانہ نماز عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور کوئی ایک نماز بھی نہیں چھوڑنی چاہئے اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اللہ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ اور بروقت اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک درد میں ڈوبا ہوا قیمتی اقتباس درج کرتا ہوں جس میں آپ نے افراد جماعت کو نمازوں کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

"پس جہاں تک میرا فرض ہے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر تم لوگ اس فرض کو نہیں سمجھوگے' ادا نہ کروگے تو میرا بختی سے منع نہ کرنا ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ یہ بات میرے دل کو پسند آئی ہے مجھے جو دکھ پہنچتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے بارہا میں خدا کی خاطر ان لوگوں کے لئے راتوں کو اٹھ کر رویا ہوں اے میرے خدا میں نے ہر ممکن کوشش کرلی کہ ہماری نئی نسلیں نماز پر قائم ہو جائیں مگر شیطان ان کو دوبارہ بہکا دیتا ہے اس لئے تو میری مدد فرما اور ان کی حفاظت فرما۔ میرے یہ آنسو مجبوری کے آنسو ہیں۔ پس وہ سب جن کا جماعت سے تعلق ہے جو مجھے اپنا سمجھتے ہیں ان سب سے میری عاجزانہ التماس ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اپنے گھروں میں بھی' اپنے گردوپیش' اپنے ماحول میں بھی اور صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں اور صبح کی نماز کی طرف دوبارہ واپس لوٹیں کیونکہ اگر یہ نماز ادا نہ کی تو ان کی ساری زندگی جہنم کمانے میں صرف ہو رہی ہے۔..."

(خطبہ جمعہ فرمودہ لندن مورخہ 24۔ اکتوبر 1997ء)

بقیہ صفحہ 5

سے نہیں بلکہ کھیلوں اور سیر کے رجحان کے باعث ہے۔ میں نے بھارت' سری لنکا' ایران' عراق' ملائیشیاء' کے عوام کو بھی زندگی کی گہما گہمی کے باوجود سیر کو معمول بناتے دیکھا ہے۔ وہ لوگ صحت کو روپے پیسے پر مقدم سمجھتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں صرف ایک یا دو فیصد لوگ سیر کرتے ہیں جو کہ دنیا کے اہم ترین ممالک کی صف میں شامل ملکوں میں سب سے کم شرح ہے۔"

(ماہنامہ سیارہ "ڈائجسٹ" لاہور مارچ 99ء ص 170-172)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 3۔ مئی 1999ء

12-35 a.m. البانین پروگرام۔
1-25 a.m. درس القرآن۔ 98-12-28
2-50 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-55 a.m. چلڈرنز کلاس۔
5-25 a.m. لقاء مع العرب
6-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔
8-25 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔ 95-10-22
10-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-20 a.m. درس القرآن۔ 95-12-28
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
6-55 p.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-53 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-25 p.m. اردو کلاس
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 4۔ مئی 1999ء

12-35 a.m. ترکی پروگرام۔
1-10 a.m. روحانی خزائن۔
1-35 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔ سبق نمبر 29۔
2-40 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
3-10 a.m. ڈاکومنٹری۔ یوروسرنگ۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ از کینیڈا۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ۔
7-15 a.m. اردو کلاس۔
8-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ از کینیڈا۔
11-10 a.m. پشتو پروگرام۔
12-20 p.m. کوئز روحانی خزائن۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-55 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 p.m. خطبہ جمعہ 89-3-3
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو سیشن۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

قرارداد ہائے تعزیت بر شہادت صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب

○ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی شہادت پر جو مزید قراردادیں موصول ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ واہ کینٹ۔ مجلس انصاراللہ ضلع سیالکوٹ۔ مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد۔ حلقہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔ دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ۔ مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی۔ مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی۔ دارالحمد لاہور۔ جماعت احمدیہ ضلع مٹھی۔

درخواست دعا

○ مکرم ہمایوں قیصر صاحب محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر کی والدہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب پتہ کے اپریشن کے بعد بیہوش ہیں اور سخت تشویش ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 30- اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
یکم- مئی- غروب آفتاب- 6-51
2- مئی- طلوع فجر- 3-50
2 مئی- طلوع آفتاب 5-19

عالمی خبریں

کوسووو کی سرحد پر بارودی سرنگیں

اٹلی کے وزیر اعظم نے پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف کو بتایا کہ سرب فوج نے کوسووو کی سرحد پر بارودی سرنگیں بچھادیں۔ اس کا مقصد کوسووو کے مہاجرین کو ہمسایہ ممالک میں جانے سے روکنا ہے۔

نیٹو کی بمباری

نیٹو کی بمباری سے بلغراد کے پل اور ہوائی اڈے تباہ ہو گئے۔ مونٹی نیگرو میں اہم تنصیبات پر بمباری کی گئی۔ نومی ساد میں ریفائنری کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

یورپ امریکہ تجارتی جنگ

جہاں نیٹو میں امریکہ اور یورپ سیاسی طور پر متحد ہیں وہاں یورپ اور امریکہ میں تجارتی جنگ جاری ہے۔ یورپ نے امریکہ سے گائے کے گوشت کی درآمد پر پابندی کا فیصلہ کیا ہے۔ سائنسدانوں نے امریکہ سے درآمد شدہ گوشت میں مصنوعی طور پر نشوونما پانے والے ہارمونز کا پتہ چلایا ہے۔ تاہم اس بات کو تجارتی چال بھی قرار دیا جارہا ہے۔

روس کو قرضہ

عالمی سپر طاقت روس کو آئی ایم ایف ساڑھے چار ارب ڈالر قرضہ فراہم کرے گا۔ روس نے آئی ایم ایف کی شرائط ماننے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ قرضہ ساڑھے سات ارب ڈالر کے اس پیکیج کا حصہ ہے جس میں عالمی بنک اور دوسرے ادارے مالی مدد کریں گے۔

واجپائی کا اعتراف

بھارت کے نگران وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اعتراف کیا ہے کہ غیر ذمہ دارانہ اور غیر اصولی سیاست کے باعث ہماری حکومت ختم ہوئی۔ گنتی کے بے ہودہ کھیل جمہوریت کے بنیادی اصولوں پر حاوی ہوا۔ جس سے ملکی معیشت متاثر ہوئی اور بیرون ملک ہمارا وقار کم ہوا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سیاسی بحران کی ذمہ دار اپوزیشن جماعتیں ہیں وہ متبادل وزیر اعظم بھی نامزد نہ کر سکے۔ عوام انہیں معاف نہ کریں۔

فوج کو فنڈز دینے سے انکار

امریکی ایوان نمائندگان نے کانگریس سے مشورہ کے بغیر فوج کو فنڈز دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ایوان نمائندگان کے سپیکر نے کہا کہ صدر کلنٹن کو یوگوسلاویہ کے بارے میں اپنی پالیسیوں کی وضاحت کرنا ہوگی۔ ایوان نمائندگان نے یوگوسلاویہ میں امریکی فوجی کارروائیوں کی حمایت کرنے سے متعلق حکمران پارٹی کی قرارداد مسترد کر دی۔ مبصرین نے اسے کلنٹن حکومت کی ناکامی قرار دیا ہے اور خدشہ ظاہر کیا ہے کہ فوج مالی مشکلات کا شکار ہو جائے گی۔

برونڈی میں لڑائی

برونڈی میں فوج اور ہوتو باغیوں میں لڑائی سے 44- افراد ہلاک ہو گئے۔ جنوبی علاقے میں ہونے والی لڑائی میں درجنوں شہری مارے گئے۔ حکام نے ان اطلاعات کی تردید کر دی ہے۔

بال ٹھاکرے بمقابلہ وشنو بھگوت

بھارتی بحران کے سابق متنازعہ سربراہ ایڈمرل وشنو بھگوت کے الزام کی تردید کرتے ہوئے انتہا پسند ہندو سیاسی جماعت شیوسینا کے سربراہ بال ٹھاکرے نے کہا ہے کہ میرے داؤد ابراہیم سے کوئی تعلقات نہیں۔ داؤد ابراہیم جرائم کی دنیا کا ایک بڑا نام ہے۔ ٹھاکرے نے کہا کہ اگر بحریہ کا سابق سربراہ الزامات ثابت نہ کر سکے تو اسے سمندر میں ڈوب مرنا چاہئے۔ وہ خود سمندری راستے سے سمگلنگ کرتا رہا ہے۔

اٹھارہ بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے اٹھارہ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ دو مجاہدین شہید ہو گئے۔ پونچھ کے علاقے سرن کوٹ میں جھڑپ 5 گھنٹے جاری رہی۔

حماس کا نرم رویہ

حماس کے لیڈر شیخ یاسین نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ مکمل آزادی ملنے کے بعد وہ حکومت میں پی ایل او کے ساتھ شریک ہو جائے گی۔ تاہم انہوں نے زور دے کر کہا کہ مکمل آزادی سے قبل ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

ملکی خبریں

آپ پر اعتماد نہیں

احتساب بنچ کے سینئر رکن جسٹس نواز عباسی پر سینیٹر آصف علی زرداری نے عدم اعتماد کا اظہار کیا تو عدالت نے ان کی درخواست مسترد کر دی اس موقع پر فاضل جج اور آصف زرداری کے درمیان گرما گرمی ہو گئی۔ جسٹس عباسی نے کہا کہ زرداری کو گالیاں دینے کا حق نہیں زرداری کے وکیل بابر اعوان نے کہا کہ میرا موکل کسی کا غلام نہیں۔ فاضل جج نے کہا کہ یہ درخواست عدالت میں زیر بحث آنے سے پہلے پریس میں کیسے شائع ہو گئی۔ پریس کو احتیاط کرنی چاہئے۔ مسٹر زرداری نے کہا کہ جسٹس نواز عباسی کو سینارٹی کراس کر کے آگے لایا گیا عدالت عالیہ کے دو ججوں نے ان کے خلاف سنیارٹی کو چیلنج کر رکھا ہے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے اس میں آپ مداخلت نہ کریں۔ زرداری نے کہا کہ اس کا تعلق بھی میری درخواست سے ہے۔

کنٹرول لائن پر فائرنگ

کنٹرول لائن پر بھارتی فائرنگ سے 4- پاکستانی شہری شہید ہو گئے۔ وادی نیلم کے کیرن سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک پرائیویٹ جیپ حادثے کا شکار ہو گئی۔ 13- افراد زخمی ہو گئے کھوئی رٹہ میں بھی فائرنگ جاری رہی۔

بھٹو کے مزار سے پشاور تک ریلی

پیپلز پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان بچاؤ ریلی بھٹو کے مزار سے شروع ہو کر پاکستان کے بڑے بڑے شہروں سے ہوتی ہوئی پشاور تک جائے گی۔ دس مئی کو "یوم عہد وفا" منایا جائے گا اس روز سندھ میں گورنر راج کے خلاف تمام سیاسی پابندیوں کو توڑتے ہوئے تمام اضلاع میں جلسے کئے جائیں گے۔ پارٹی کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ انسداد دہشت گردی کا تازہ آرڈیننس جمہوریت پر پابندی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصطفیٰ کھر کی واپسی غیر مشروط ہے۔

بچوں سے دور رہنا بڑی قیمت ہے

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بچوں سے دور رہنا بڑی قیمت ہے لیکن یہ بھی ادا کروں گی۔ اس وقت کسی ماں کی کیا حالت ہوگی جب بچے بولیں کہ امی ہم سے دور مت جاؤ اور اسے جانا پڑے۔ انہوں نے کہا میں آخری دم تک لڑتی رہوں گی نواز شریف کے الزامات کو مرتے دم تک نہیں مانوں گی۔ مجھے ہمیشہ دولت مال اسباب سے زیاد اپنی نیک نامی عزیز رہی ان الزامات سے مجھے ذہنی اذیت پہنچی ہے۔

پھر قسط روک لی

آئی ایم ایف نے پاکستان کو دیئے جانے والے قرضے کی قسط پھر روک لی ہے اور کہا ہے کہ شرائط پوری ہونے تک کوئی قسط نہیں ملے گی۔ پاکستان نے ٹیکس کی وصولی بہتر نہیں کی۔ بجٹ کا خسارہ پورا نہیں کیا۔ اور نج کاری کا ہدف پورا نہیں کیا۔

بجلی چوری کا الزام واپس

واپڈا نے 36- ارکان اسمبلی کے خلاف بجلی چوری کا الزام واپس لے لیا ہے۔ ٹیکنیکل ڈیفالٹ کی بناء پر جاری ہونے والے ڈیٹیکشن بل بجلی چوری کے زمرے میں نہیں آتے۔

صدر تارڑ کے داماد کے وارنٹ

عدالت میں پیش نہ ہونے پر لاہور کے ایڈیشنل سیشن جج نے صدر رفیق تارڑ کے داماد ایس پی میجر مبشر کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

شادی کھانوں پر پابندی

شادی میں کھانا دینے پر پابندی کا آرڈیننس سپریم کورٹ میں پھر چیلنج کر دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ آرڈیننس اسلامی معاشرے میں مہمان نوازی کی روایات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے منافی ہے۔

ضروری اعلان

جو قارئین ہاکر کے ذریعہ اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل ماہ اپریل 1999ء مبلغ 00-60 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

ضروری اعلان

مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ الفضل ربوہ دفتر الفضل سے فوری رابطہ کریں۔

(مینیجر الفضل)

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
1/38 محلہ دار الفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

• ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیرکنڈیشنرز
ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ)
فون: 7223228 7357309 لاہور

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر بالمقابل کہکشاں کالونی جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

مظہر ہسپتال برائے فروخت
خاکسار اپنا ہسپتال جو بفضل خدا 28 سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے اور دور دراز تک اچھی شہرت رکھتا ہے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ سرگودھا روڈ اور بس سٹاپ سے 100 میٹر کے فاصلہ پر سوئی گیس کی سڑک کے عین سامنے۔ مریضوں کی آمدورفت و قیام کی سہولت کے لئے پندرہ کمرے، کچن، غسل خانہ، لیٹرین، ٹیلی فون۔ رقبہ سوا کنال۔ کامیاب اپریشن سنٹر کے قیام کے لئے انتہائی موزوں محل وقوع۔ میڈیکل سے متعلق احباب کے لئے سنہری موقع۔ ان خوبیوں کے باوجود مناسب قیمت
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ مظہر ہسپتال
احمد نگر ربوہ پوسٹ کوڈ 35460-
فون 04524-211544